إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا

بارک ہے وہ جو خدا اور رسول کے احکام پر چلتا ہے اور لوگوں کو چلاتا ہے

# لحلت متعہ

من تصنیف جناب مولانا مولوی سید محمد حسین

مشہدی بخاری

حسب الحکم جناب مصنف رسالہ و مالک مطبع گلزار ابراہیم

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

۱۸۹۲ء

گلزار ابراہیم پریس مالیرکوٹلہ میں غلام حسین پرنٹر نے چھاپا

STATE LIBRARY

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان من صلصال كالفخار وخلق
الجان من مارج من النار وحبب الشهوات المأكول والمشروب والمنكوح
صار في طبايعهم قرار فعلى اختلاف الآثار كانوا منهم الابرار ومنهم
الفجار والصلوة على رسوله المختار الذي هديا على صراط الاخيار
والذي هو من فرض الله طاعته وطاعت آله الذين هم الائمة
الاطهار على كل مسلم وكفار والذين سواهم في الاستطاعة من
البريه بعزته ورسوله البشار كما قال اطيعوا الله ورسوله واولي
الامر منكم واستحق حب علي وآله بتمم خلود المؤمنين في جنات
تحتها انهار وانهار واج ملجأ للموالين براب النجاب عن النار صلوات
الله عليهم الى يوم القرار الف الف الف مرة في كل ليل ونهار +

Presented by Ziaraat.Com

اما بعد بندہ خاطی ابن سید شمس الدین علی النقوی محمد حسن المشہدی ثم الحایری البخاری عرض کرتا ہے خدمت میں سالکان سلوک ہدایت و یقین و پیروان سنت جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ الطاہرین کے کہ درین وقت اکثر صاحبان دربارہ حقیقت متعہ بہت سے سوال کرتے ہیں اور جواز و عدم جواز اس کے میں استفسار کرتے ہیں لو بہ [illegible] تقریر و عدیم الفرصتی بانی تقریر سے اُس وقت سائل کو مطمئن کرنا متعذر ہوتا ہے لہذا مناسب متصور ہوا کہ اس باب میں بالاستیعاب ایک رسالہ تالیف کیا جاوے کہ حاوی بعض احکامات و اداب ضروریہ کا ہو اور موثق کیا جاوے ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ ایک مسئلہ ضروری کو کس طرح ناجائز کیا ہے اور کن وجوہ سے اس حکم کو توڑا ہے افسوس طمع نفسانی ایسی ہے کہ جس سے حلال و حرام میں بھی تمیز نہیں رہتی اور یہہ امر بھی نہیں کہ ایک شخص کی طمع نفسانی پر غور کیا جاوے بلکہ آنکھ بند کر کے جمہور بھی اسکی [illegible] مقیر ہو جاتے ہیں اس رسالہ کو جو صاحب ملاحظہ کرینگے معلوم ہو جائیگا کہ متعہ جائز ہے یا ناجائز لہذا مرتب کیا ہے اس رسالہ کو دو باب پر باب اول اثبات متعہ میں باب دوم احکام و آداب متعہ میں [illegible] في البیان و نستعین بحمد اللہ المستعان۔

## باب اول

قال اللہ تعالی در سورہ نساء جزء خامس رکوع اول فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فریضه یعنی جب کسی نے برخورداری پائی ساتھ اُنکے عورتوں سے جو منکوحہ ہیں پس دو تم اُن کو مہر اُن کی درحالیکہ مفروض ہے

**بیان** فا حرف عطف کا اور ما موصولہ ہے استمتعتم صیغہ ماضی معلوم باب استفعال سے ہے جو افادہ معنی ابتدا کا کرتا ہے موجب خاصیت اپنی کے فریضہ حال واقع ہوا ہے اجور کا مراد اس سے یہہ ہے کہ اجرہ واجب ہوتا ہے اور اُس کا استمتاع پر تمام اُس کا بخلاف نکاح دائمی کے کہ تمام اجرہ مجرد نکاح پر واجب نہیں ہوتا ہے الا بعد مواقعت کے پس مخصوص ہوا ورود اس آیہ کا باب متعہ میں متبادر ہے سوا اس کے اور کوئی امر مستفاد نہیں بلکہ علماء [illegible] اہل سنت بھی ورود آیہ کا متعہ میں قائل ہیں چنانچہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ یہہ آیہ متعہ میں نازل ہوئی ہے اور زاہدی نے تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ بذکر اجر گشت و مہر و صداق نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است اور

Presented by Ziaraat.Com

تفسیر درمنثور میں سیوطی نے مجاہد سے روئیت کی ہے کہ فما استمتعتم بہ منھن یعنی نکاح متعہ
اور قول مخالفین منسوخیت آیہ متع میں مقبول نہیں بلکہ منسوخ ہے بچند وجہ اول یہہ قول بعضے
متعصبین کا خلاف عقیدہ علمائے فحول و مقتدمیں اہل سنت قائل تنسیخ نہیں ہیں چنانچہ
فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت ایتہ المتعہ
فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا ایتہ تنسخھا دویم جس آیہ کو ناسخ اس کی قرار
دیتے ہیں یعنی آیہ الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم مدنی ہے اور آیہ متعہ مکی
ہے آیہ مدنی آیہ مکی کی ناسخ نہیں ہو سکتی اس جہت سے کہ آیہ مکی سابق ہوتی ہے اور آیہ مکی
لاحق سابق لاحق کی ناسخ نہیں ہے سوم مشروعیت متعہ آیہ سے ثابت ہے اور منسوخیت
بخاری روایت سے روایت کا ناسخ آیہ ہونا خلاف عقل ہے ماورا اسکے ثبوت متعہ میں چند
دلائل عقلی موثق و مضبوط ہیں اول یہہ کہ قرائت اہل بیت علیہم السلام میں لفظ الی اجل مسمی کا
ہونا دلیل قوی ہے مشروعیت کے واسطے چنانچہ ثعلبی نے جو علمائے عظام اہل سنت سے
تھے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہ حبیب نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو کلام اللہ دیا
اُس میں یہہ آیہ اس صورت تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاتو
ھن اجورھن فریضہ اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ ابن عباس و ابن جبیر و ابی
بن کعب و ابن مسعود وغیرہ نے اس آیہ کی قرأت معہ جملہ الی اجل مسمی کے بھی در صورتیکہ قرأت
اس آیت کے معہ جملہ الی اجل مسمی مسلم ہے کسی طرح کا شبہ ورود اسکے میں بجز نکاح منقطع
کے جس کو متع کہتے ہیں نہیں۔ ہا دویم روایات فریقین سے ثابت ہے کہ ابن عباس فتوی
ساتھ نکاح متعہ کے دیتے تھے اور خود عمل اُس پر کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اُن کا ابن زبیر کے
ساتھ اس باب میں مشہور ہے اور ابن عباس وہ ثقہ راوی ہیں جن کے حق میں زبان پاک
وحی ترجمان وحق بیان جناب رسالت مآب صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ الاطیاب سے جن کی
شان میں رب العالمین نے فرمایا ہے ما ینطق عن الھوا ان ھو الا وحی یوحی وارد ہے انہ
کنیف ملی علما یعنی تحقیق ابن عباس محوطہ ہے پُر از علم یہہ ابن عباس کے بدن نے علم پر احاطہ
کیا ہے بس فتوی ایسے شخص کا محمول بر خلاف ہرگز نہیں ہو سکتا سوم روایت مشہورہ خلیفہ

Presented by Ziaraat.Com

دوئم کہ فرمایا انہوں نے متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ محرمہما ومعاقب علیہما متعتہ الحج ومتعۃ النساء او طبری نے جو اعظم اہل سنت سے ہیں کتاب مستنیر میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ خلیفہ ثانی فرمودہ ثلث کن علی عہد رسول صلوٰۃ اللہ علیہ والہ انا محرمہن ومعاقب علیہن متعۃ الحج ومتعۃ النساء وحی علی خیر العمل ان روایات معتبرہ سے مشروعیت واباحت متع کی اور رواج اس کا در عہد جناب رسالت ماب صلوٰۃ اللہ علیہ والہ اور عدم ممانعت استعمال اس کی کسی عہد میں سوائے عہد خلیفہ دوئم ثابت ہے زیرا کہ اگر کسی اور عہد میں ممانعت اسکے عمل سے صادر ہوئی ہوتی تو خلیفہ صاحب یہہ نہ فرماتے کہ احرمہما بلکہ یہہ فرماتے کہ بعد اجراء پھر فلانے عہد میں منع ہو گیا تھا چہارم عینی شارح صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری سے اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے انا تمتعنا الی نصف خلافت عمر حتی منع الناس فی شان عمرو بن الحریث یعنی ہم دونو متع کرتے تھے تا نصف خلافت عمر کے تا اینکہ منع نمود عمر مردمان را از متعہ در باب عمر بن حریث پنجم جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں جس جگہ اولیات خلیفہ دوئم کا ذکر کیا ہے لکھا ہے اول من حرم المتعہ یعنی عمر وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ کو حرام کیا ہے اس تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دوئم کے منع کرنے سے پہلے متعہ منع نہیں تھا پس جس فعل کے اباحت بحکم الہی عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ میں ثابت ہو چکی ہو حرام کرنے خلیفہ صاحب سے وہ امر کس طرح حرام ہو سکتا ہے چنانچہ روایت مشہور ہے عبد اللہ بن عمر کہ وہ فتوی متعہ کا دیتے تھے کہا اُن سے لوگوں نے کہ تم فتوی جواز متعہ کا دیتے ہو حالانکہ تمہارے باپ نے متعہ حرام کیا تھا کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ جس امر کو خدا اور رسول خدا نے جاری و مباح کیا ہو میرے باپ کے حرام کرنے سے وہ فعل حرام نہیں ہوتا میرے باپ کا منع و مجاز تنسیخ حکم خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ کی نہیں ہو سکتی اور روایات بطریق شیعہ سے جو اباحت متعہ میں وارد ہیں وہ یہہ ہیں محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سہیل بن زیاد وعلی بن ابراہیم عن ابیہ جمیعا عن ابن ابی نجران عن عاصم بن حمید عن ابی بصیر قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن المتعۃ فقال نزلت

فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به
من بعد الفریضہ عنہ عن محمد بن اسمعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان عن ابن مسکان قال
سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول کان علی علیہ السلام یقول لولا ما سبقنی الیہ ابن الخطاب
ما زنی الا شقی الکافی عنہ عن محمد بن یحیی عن عبداللہ بن محمد عن علی بن الحکم عن ابان بن عثمان
عن ابی مریم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال المتعة نزل بها القرآن وجرت بها السنة
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اور بعض روایات اہل سنت کے بھی موافق اس کے
ہیں چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح میں عطا سے جو کہا کہ ایک جماعت نے جابر بن عبداللہ انصاری
سے چند مسائل دریافت کئے اُن میں سے ایک یہہ تھا کہ متعہ مشروع وحلال ہے یا نہ کہا حلال
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نے اُسکو مشروع کیا بحکم آلہی ایضاً مسلم بن حجاج نے
اپنی صحیح میں باسناد خود روایت کی ہے حدثنا الحسن الحلوانی قال حدثنا عبد الرزاق
قال اخبرنا ابن جریج قال قال عطاء قدم جابر بن عبداللہ معتمراً فجئناہ فی منزلہ
قال سالہ القوم عن اشیاء ثم ذکروا المتعة فقال استمتعنا علی عہد رسول اللہ
وابی بکر وعمر عمدہ دلیل عقلی اباحت متعہ میں یہہ ہے کہ وطی دو قسم پر ہے مشروع وغیر مشروع
مشروع کو عرف عام میں نکاح وغیر مشروع کو زنا کہتے ہیں اگر متعہ قسم نکاح میں نہیں ہے
تو لازم ہے کہ قسم زنا میں ہو کیونکہ نکاح وزنا میں تقابل عدم وملکہ ہے جن میں واسطہ نہیں
ہوتا بخلاف تقابل [illegible] کہ اس میں واسطہ ہے اگر متعہ زنا سے ہوتا تو بالضرور
جملہ کبائر میں مشتہر ہوتا کیونکہ زنا جملہ کبائر میں سے ہے حالانکہ ابن حجر مکی نے کتاب زواجر
میں [illegible] اپنی تصنیف [illegible] کبائر کا حصر کیا ہے کسی نے متعہ کو شامل حصر کے
نہیں کیا ہے [illegible] اس کا کبائر [illegible] وعدم شمول اس کا زنا میں عمدہ دلیل اباحت کے
متعہ ہے کیونکہ از روئے علم اصول [illegible] خلقت شئے کے [illegible] علم [illegible] اُسی سے ثابت ہوتی
ہے کما ھو منصوص کل شئ مباح حتی یعلم حرمتہ اگر کوئی کہے کہ حرمت اس کی قول خلیفہ
دوئم سے ثابت ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ حرمت مقابل حلت کے ہونی چاہیے جب کہ حلت
اس کی بنص آلہی سے ثابت ہے حرمت بھی نص [illegible] سے ہونی چاہیے قول خلیفہ صاحب تو محرم

اس کا کہتے ہوئے خود بدلائل مذکورہ مخدوش ہو چکا مخدوش جامع نہیں ہو سکتا اگر کہا جاوے

کہ صاحب روافض نے زنا کو جملہ اباحت سے رواجریہ میں لکھا ہے متعہ کو ایک قسم کا زنا تصور کیا

اپنے زعم میں اس جہت سے متعہ تفصیل شامل نہیں کیا جواب اس کا یہ ہے کہ صاحب

رواجریہ نے یہ کتاب رواجر ماہیہ الاختلاف فی الکبائر میں لکھی ہے چنانچہ نام اسکا معنی ظاہر ہے

متعہ ایک مذہب مسلمانوں کے نزدیک حلال و مباح ہے اور معمول ہے اور بعضے مذاہب اہل سنت

کے اگرچہ معمول بہ نہیں بلکہ نزدیک ان کے بوجہ ثبوت حرمت کے چنانچہ تفسیر کبیر و در منثور

وغیرہ سے ثابت ہے پس اس صورت میں مختلف فیہ قرار پایا صاحب رواجر کے نزدیک اگر قطعی

حرام یا مختلف فیہ ہوتا تو البتہ وہ اس کو مختلف فیہ میں شمار یا قطعی میں کرتے حالانکہ

کتاب مذکور میں اسکا کہیں ذکر نہیں پس صاحب رواجر کے نزدیک بھی اسکی اباحت میں کچھ

کلام نہیں سوائے اس کے ابن قیم نے جو اعاظم علماء سے اور مقتدی جملہ فرق اہل سنت کے

ہیں کتاب تقفیہ الشیطان میں جا و ظلم اور جمیع اقسام خلاف نامشروع و بدعات اور معاصیت

ان کی اور تدالیس و مکاید شیطانی مفصل تمام و مبسوط کلام منصوص کئے ہیں متعہ کا کہیں ذکر

نہیں کیا اگر متعہ ان کے نزدیک ناجائز ہوتا تو البتہ وہ متعہ کا منجملہ انکے ذکر کرتے۔ و تدالیس و

مکاید شیطانی میں شمار کرتے پس ثابت ہوا کہ ان دو عالموں کے نزدیک جن کے تمام اہل سنت

مقلد و پیرو ہیں اباحت متعہ میں شک نہیں ہے **فائدہ** خلیفہ صاحب نے اگر

بنظر کسی مصالح وقت کے متعہ کو منع کیا ہے ہر چند وہ مصلحت ضروری تھی لیکن کسی صورت

مخل مشروعیت متعہ کی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے کہ مشروعیت متعہ بحکم خدا اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ ثابت ہے اور ممانعت تجویز خلیفہ صاحب چنانچہ فرمایا ہے انا محرمہما

قبول ممانعت میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح و مرجوح عند الجمہور باطل ہے

پیروی امر باطل کی موجب بیزاری خالق ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا نسبت

منع متعہ کے ایسا ہی حکم ہے چنانچہ کتاب استبصار میں جو شیعوں کی معتبر کتاب ہے حدیث

موجود ہے جواب اس کا بچند وجہ ہے اول یہ ہے کہ یہ اتہام محض ہے دلیل اتہام کی یہ

ہے کہ اگر بنسبت متعہ کے حکم حضرت علی علیہ السلام کا ایسا ہوتا تو ان کو منا ہذا اعلما و خبرہ یہ

Presented by Ziaraat.Com

مذہب شیعہ کے فتاوی کس صورت اس کی اباحت کے جاری ہوتے اور معمول بہ کیوں ہوتا دوئم یہہ کہ کوئی دوسری حدیث ائمہ علیہ السلام سے بھی موافق اس کے صدور وارد ہوتی حالانکہ کوئی حکم ائمہ علیہ السلام موافق اس کے ممانعت میں وارد نہیں ہے تمام احادیث متواترہ کثیرہ سے جواز اس کا ثابت ہے فقط یہی حدیث اُس کے مضمون کی ہے سوم روایت مشہور ہے حضرت علی علیہ السلام سے لولا سبقنی الیہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی یہہ نقیض ہے قول خلیفہ دوئم کا نقیض یہہ معنی رفع شئے کا ہوتا ہے اور حدیث استبصار موید قول خلیفہ دوئم کی ہے پس لازم آیا اجتماع ضدین سو یہہ محال ہے اور یہہ حدیث لولا سبقنی متواتر ہے اور وہ حدیث شاذ چہارم آنکہ جیسا خلیفہ صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے اقتضا سے منع فرمایا تھا درصورت تسلیم اغیار حدیث استبصار حضرت علی علیہ السلام نے بھی کسی مصلحت وقتی کی جہت سے بیان روایت سماعی کا قطع النظر از تحقیق و تصدیق حدیث کے فرمایا ہو اسی جہت سے جامع حدیث نے اس حدیث کو تصدیق نہیں کیا و معتبر نہیں گردانا چنانچہ لکھدیا ہے اس حالت میں یہہ حدیث قابل سند و محل اعتبار و مخل جواز متعہ نہیں ہوسکتے اور احکام مصالح وقتیہ استمراری نہیں ہوسکتی پنجم جواز متعہ آیہ سے ثابت ہے اور عدم جواز از روایت ست روایت ناسخ آیہ کی نہیں ہوسکتی **تنبیہہ** عبد ضعیف راجی الی ربہ القوی محمد حسن المشہدی الحائری جامع اوراق معترف بہیچمدانی عرض پرداز ہے کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرضوان صاحب استبصار فیما الاختلاف من الاحادیث والاخبار نے کتاب مذکور میں حدیث حرمت متعہ کو ایراد فرما کے تاویل اُس کی بتقیہ ارشاد فرمائی ہے یہہ مقام محل تردد کا ہے اس وجہ سے کہ کتب محققین امامیہ مثل سید اعلم الہدی سید مرتضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ تقیہ رسول صلوۃ اللہ علیہ پر حرام ہے زیراکہ باعث عدم اشاعت حق کا متصور ہے اور امام علیہ السلام پر اختلاف ایسی حقوق میں تقیہ جائز ہے لیکن جو امور ایصال الی اللہ سے عباد مکلفین کو دور رکھیں اُس جگہ تقیہ امام کو جائز نہیں اور عامہ مومنین کو تقیہ ادنی فرق میں جائز ہے جو منکر توحید و نبوت اور سایہ اہل بیت علیہ السلام کی نہ ہوں مگر نسبت تقیہ جانب امام علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

کیجا وے تو خلاف جمہور علمائے شیعہ و عقائد حقہ انکی نیز مستلزم تسلیم حدیث
کا ہوتا ہے تسلیم اس حدیث کے سوا مخالف مذہب حقہ کے ہے اس
دلیل سے کہ حدیث برجوع و آیہ قرآن مدام راجح ہے۔ موافق اصل مذہب
حقہ کے صورت ہذا یعنی تسلیم حدیث میں ترجیح مرجوع لازم آتی ہے سو یہہ باطل
ہے بلکہ نسبت تقیہ کے محمول بر تقیہ ہے زیرا کہ جو حدیث کہ منسوب بائمہ طاہرین
ہو بعد لحاظ رواۃ کے اگر جرح و خلل سے کل رواۃ حدیث پاک ہوں تو اُسوقت
تاویل حدیث بدیگر اسلوب جایز الامکان ہے اس سبب سے کہ الزام بر امام
علیہ السلام عاید ہوتا ہے جو حدیث نظر بر احوال رواۃ قابل اطمینان کے نہیں
ہے تاویل کرنا اسکا بدیگر اسلوب جائز نہیں جب حقیر نے رواۃ حدیث کو کتب
اسماء الرجال سے مطابق کیا تو کل روات اُس کی ضعیف غیر جید مخالف مذہب
پائی چنانچہ خاکسار تصریح ہر شخص کی رواۃ حدیث سے کریگا جب اس حدیث کے
راوی مجروح ہوئے تو حدیث کے غیر مسلم عند التحقیق قرار پائی پس ایسی حدیث
سند دعوی میں کافی نہیں ہو سکتی تفصیل احوال رواۃ کی بدین منوال ہے اول
محمد بن الحسین بن سعید یہہ شخص بدرجہ غایت ضعیف العقیدہ و ضعیف الروایت
تھا بعضوں نے کہا ہے کہ غالی تھا کما ورد فی التخلیص محمد بن الحسین
بن سعید الصایغ کوفی ینزل فی بنی دهل الوصص ضعیف جدا قیل انہ
غال دویم محمد بن احمد بن یحیی یروی عن الضعفا و یعتمد المراسل
ولا یبالی عن اخذ باطل فی نفسہ طعن یعنے یہہ شخص بذات خود مطعون
تھا اخذ باطل میں کچھ اس کو احتیاط نہ تھا چنانچہ مذکور ہوا سوم حسین بن علوان
کوفی مخالف مذہب تھا مراد اس حسین ثقہ تھا وہ بھی جماعت عام میں تھا۔
اور اپنے بھائی حسین کی نسبت جو راوی حدیث ہے ثقہ تھا ور نہ ثقاہت
کاملہ اُس میں نہ تھی لیکن اُن کو رغبت و محبت امام علیہ السلام تھی چنانچہ صاحب
مخلیص تحریر فرمودہ چہارم عمر بن خالد الواسطی یہہ شخص واسط کے رہنے والا

اہل سنت سے تھا حضرت زید سے اکثر روایت کرتا تھا مگر اس کو محبت اہل بیت سے تنفر تھا بوجہ عدم ثقاہت میں مجہول الحال تھا چنانچہ تنقیح میں مرقوم ہے عمر بن خالد واسطی روی عن زید بن علی علیہ السلام کان من رجال العامۃ الا انہ [illegible] خص علی بنی [illegible] الفضل [illegible]

## باب دوم در ارکان و احکام و آداب متعہ

اس باب میں دو فصلیں ہیں

### فصل اول ارکان متعہ میں

ارکان جمع رکن ہے رکن بمعنی لغوی [illegible] جانب محکم یا وہ چیز جس پر شے قائم ہو [illegible] رکن متعہ کے چار ہیں اول صیغہ دوم محل سوم مدت چہارم مہر اگر [illegible] ان ارکان چہار گانہ میں ایک سے فرض کیا جاوے تو متعہ قائم نہیں اگر [illegible] ایسے متعہ سے واقع ہو جس کا کوئی رکن مفقود ہو وہ فعل حرام ہے زنا میں داخل ہے زیرا کہ خلاف وضع شرعی کے واقع ہوتا ہے

### رکن اول صیغہ ہے

پس صیغہ وہ لفظ ہے جو شرع نے وضع کیا ہے واسطے صحت و حلت اس نکاح کے وہ دو لفظ ہیں ایک کو ایجاب کہتے ہیں دوسرے کو قبول ایجاب منجانب زن کے ہوتا ہے قبول منجانب مرد کے ایجاب کے تین کلمہ ہیں زَوَّجتُکَ و مَتَّعتُکَ و اَنکَحتُکَ قبول کے دو کلمہ ہیں قَبِلتُ و رَضِیتُ چنانچہ مرد نسبت بروایت ابان بن تغلب قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف اقول لہا اذا خلوت بہا قال تقول اتزوجک متعۃ علی کتاب اللہ و سنۃ نبیہ لا وارثۃ ولا موروثۃ کذا و کذا یوما وان شئت کذا و کذا سنۃ بکذا و کذا درہما وتسمی من الاجر ما تراضیتما علیہ قلیلا کان او کثیرا فاذا قالت نعم فقد رضیت وھی امرأتک وانت اولی الناس بہا ایضاً بروایت ابن بصیر عن تغلب قال تقول اتزوجک متعۃ علی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ نکاحا غیر سفاح وعلی ان لا ترثنی ولا ارثک کذا و کذا یوما بکذا و کذا درہما وعلی ان علیک العدۃ ایضاً ابن عمران ھشام

Presented by Ziaraat.Com

بن سالم قال قلت کیف یتزوج المتعہ قال یقول اتزوجک کذا وکذا یوماً بکذا وکذا درہما فاذا مضت تلک الایام کان طلاقہا فی شرطہا ولا عدۃ لہا علیک صورت ترکیب ان الفاظ کی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر چار رکن کے بیان ہوگی ٭ رکن دویم محل ہے یعنی جائے وقوع نکاح وہ عورت ہے جس سے نکاح کیا جاوے ٭ شرط اس میں یہہ ہے کہ زوجہ متوعہ مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو شل یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے لیکن اُس کو پینے شراب یا کھانے حرام سے منع کرے متعہ جائز نہیں زن بت پرست وزن ناصبیہ معلنہ سے معلنہ کہتے ہیں ٭ اُس کو جو اعلان عداوت کا کرے اور ناصبیہ اُس کو کہتے ہیں جو موالیان اہل سنت سے اظہار عداوت کا کرے مثل خوارج وغیرہ کے جائز نہیں متعہ زن شوہر دار وصاحب عدۃ سے خواہ عدۃ طلاق ہو خواہ فراق از موت ہو وخواہ عدۃ خلع نیز جائز نہیں کنیز کے ساتھ بدون اذن اُس کے مالک کے وزن کنیز سے زن آزاد پر مگر باذن زن آزاد ایسی ہے بھانجی وبھتیجی زن سے مگر باذن زن اور جائز نہیں زن زانیہ سے اور حکم جمع بین الاختین نکاح ومتعہ میں مساوی ہے یعنے جائز نہیں اور جائز ہی جمع با زیادہ از چار زن بلا قید انتہا کے متعہ میں اور مکروہ ہے بدون ضرورت مروبست روایت اسمعیل عن الرضا علیہ السلام فی حدیث قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بماہو مومنۃ ان اللہ عزوجل یقول الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و الزانیہ لا ینکحہا الا زان او مشرک وعنہ ذلک عن ابی عبداللہ انہ سال عن المتعۃ فقال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بمومنۃ او مسلمۃ ایضاً اسمعیل بن سعد الاشعری قال سئلہ عن الرجل یمتنع من الیہودیۃ والنصرانیۃ قال لا اری بذلک باسا قال قلت فالمجوسیۃ قال فائدہ ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہے موجب تعارض بجز اختلاف روات اور کوئی امر نہیں ایسے مقام میں حکم رجحان پر ہو تا صادر ہوتا ہی اس خاص کر

تحقیق میں جواز کو ترجیح حاصل ہے دو دلیل سے اول یہہ کہ جواز میں دو حدیثیں وارد ہیں اور عدم جواز میں ایک ساذ حکم ہے دویم جواز میں حکم دو امام علیہما السلام کا منفق ہے اور عدم جواز میں ایک امام کا حکم ہے لہذا شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمتہ نے محمول بر کراہت کیا ہے عند تمکین غیر مجوسیہ و با عدم تمکین غیر مجوسیہ جابر تصور فرمایا ہے چنانچہ استبصار میں مفصل بیان ہے لیکن نظر بتطبیق فیما میں حکین ممکن ہے کہ ممانعت نسبت مجوس نہ اس شبہہ کے وارد ہوئی ہو چونکہ یہہ امر یقینی نہیں ایسے مقام میں استباہ نسبت روایت کے ہی ہوتا ہے لہذا ملاحظہ احوال روات کا ضرور ہوا چنانچہ خاکسار نے کتب رجال سے روات کو جو دیکھا تو تینوں حدیثوں کے راوی ثقہ پائے مگر محمد ابن سنان کہ یہہ مختلف الاحوال ہے ہر چند ضعف کو نسبت اس کی رجحان ہے مگر بنظر تصدیق محقق اول علیہ الرحمتہ صحت ان دو احادیث میں کچھہ شبہ نہیں چنانچہ شرائع میں فرمایا ہے علی اسہر الروایتیں وہ جو بعضے حضرات جواز متع میں زن مجوسیہ کے ساتھہ توجہ عدم شہرت کتاب مجوس و نا معلوم ہونے سے ان کی مجوس کو منجملہ کفار غیر کتابیہ شمار و گفتگو کہئے جواز میں قابل التفات کے نہیں بامن دلیل کہ یہہ امر مسلم مذہب حقہ امامیہ کا ہے کہ علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم کسی مسئلہ میں بدون ثبوت ساز نص اپنی رائے کو دخل نہیں فرماتے جیسا کہ جناب نبی صلوۃ اللہ علیہ و الہ کوئی کلام بدون وحی الہی کے ارشاد نہیں فرماتے یہی نص ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی شاہد اس مقال کی ہے نیز علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم الرحمتہ و الرضوان نے مجوس کو شامل اہل کتاب کیا ہے چنانچہ شرائع میں محقق اول نے فرمایا ہے - فلیشترط ان تکون الروضہ مسلمۃ او کتابیۃ کالیھودیۃ والنصرانیۃ والمجوسیۃ علی اشہر الروایتین پس بنظر بتحقیق محقق اول علیہ الرحمتہ کی گفتگو کو اس امر میں مجال گنجائش نہیں ثانیا حیات القلوب میں حیات علامہ مجلسی علیہ الرحمتہ کی بروایت

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مجوس کو منجملہ اہل کتاب شمار کیا ہے اور نبی اُن
کے نام جاماسب تحریر فرمایا ہے پس درصورت تسلیم ابن حدیث کوئی محل
اعتراض کا نہیں جناب ہادیانا و مقتدانا مولوی ابوالقاسم دام اللہ بقائہم
نے اپنے رسالہ برہان المتعہ میں اولویت ترک کو مطلق تحریر فرمایا ہے اگر مقید
بشرط عدم میسر غیر مجوسیہ کے فرماتے تو اولیٰ تر تھا جیسا کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ
نے ارشاد فرمایا ہے زیراکہ ماخذ مطلق اولویت ترک کا کسی معلوم نہیں و مرویہ بروایت
اسحٰق الحذاء عن محمد بن الفیض قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن المتعۃ فقال
نعم اذا کانت عارفۃ الی ان قال وایاکم والکواشف والدواعی والبغایا
وذوات الازواج قلت ما الکواشف قال اللواتی یکاشفن وبیوتھن
معلومۃ ویوتین قلت فالدواعی قال اللواتی یدعون الی انفسھن
وقد عرفن بالفساد قلت فالبغایا قال المعروفات بالزنا قلت فذوات
الازواج قال المطلقات علی غیر السنۃ ایضاً بروایت ابی نصیر عن الرضا
علیہ السلام قال سئلتہ یتمتع بالامۃ باذن اھلھا قال نعم ان اللہ
عزوجل یقول فانکحوھن باذن اھلھن ایضا بروایت اسمٰعیل قال
سئلت ابا الحسن ھل للرجل ان یتمتع من المملوکۃ باذن اھلھا ولہ
امرأۃ حرۃ قال نعم اذا رضیت الحرۃ قلت فان اذنت الحرۃ یتمتع قال
نعم ایضا بروایت یزید عارہ سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن المتعۃ
فقال ھی حلال مباح مطلق لمن لم یغنہ اللہ بالتزویج فلیستعفف
بالمتعۃ فان استغنی عنھا بالتزویج فھی مباح لہ اذا غاب عنھا و
بروایت اسحٰق عن بکر بن محمد فقال لا و بروایت محمد قال سئلت
ابا الحسن عن المتعۃ اھی من الاربع فقال لا و بروایت زرارہ عن
ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ذکرت لہ المتعۃ اھی
من الاربع فقال تزوج منھن الفا فانھن مستاجرات والصاعن

Presented by Ziaraat.Com

زرارہ بن اعین قال قلت ما یحل من المتعۃ قال کم شئت وبروایت
ابی نصر عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یکون لہ
[illegible] یتزوج باختہا متعۃ قال لا

## رکن سوم اجل ہے

یعنی مدت معینہ پس یہہ شرط ہے متعہ میں اگر ذکر اس کا صیغہ میں نہ کیا جاوے تو نکاح
دائمی منعقد ہوجاویگا موافق مذہب شیخ وابن براج وابن صلاح وسید وابن زہرہ
ومحقق اول صاحب شرایع کی لو توہم من حدیث عبد اللہ بن سنان
اور ابن ادریس وعلامہ بطلان عقد کی جانب گئے ہیں اس لئے کہ اجل شرط صحت
متعہ سے بھی باخلال بشرط مبطل مشروط کا ہوتا ہے ولو توہما بروایت زرارہ
[illegible] حیض کرتا ہے خاکسار مولف رسالہ کہ قول اخرین راجح ہے اس دلیل
سے کہ نکاح دو قسم ہے دائم اور منقطع فیما بین دو نو قسموں کی نسبت تباین نسبت
ایجاب وسلب ہے جس میں واسطہ نہیں ہے اور امر متباین فیما بین نکاحین
شرط اجل ہے چونکہ رفع شے موجب ثبوت ضد شے کا ہوتا ہے جس صورت
میں شرط اجل رفع ہوئی ضد اُس کی کہ بطلان عقد ہی لازم آیا مولف کے نزدیک
[illegible] سے انعقاد نکاح سے نکاح دائمی ہونا نکاح منقطع کا کبھی [illegible]
[illegible] ہو نیز اکہ اجل کا معین ومحفوظ ومحدود ہونا شرط ہے ہرچند [illegible]
منقطع میں جس کی مدت اجل مدت عمر تک ہو محدود ہونے میں
شک نہیں لیکن یہہ مدت معین بسنین وشہور وایام نہیں حالانکہ تعیین [illegible]
اجل کا موصوف ہونا شرط ہے اور قول اخرین کے مراد بطلان عقد سے شاید
عقد منقطع ہو جو فانحن فیہ ہے نہ نکاح دوام اور قلت وکثرت مدت کا کچھ اندازہ
مقرر نہیں جس قدر پر دو رضا ہوں خواہ روز منہی خواہ سال مثل اس کی
متعہ کیا جیسے اُسوقت سے تا زوال یا غروب یا دو روز یا ایک ماہ یا دو سال چنانچہ
ہشام بن سالم سے روایت ہے قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
تزوج المراۃ متعۃ [illegible] متعۃ قال فقال ذالک اشد علیک ترثہا

صلحك الله قلت شاهدين وطهر على الا تطلقها ان لك يجوز ولا بك و
فليعت تزوجها قال ايا ما معدود بشي مسمى مقدار ما تراضيتم فاذا مضت
ايامها كان طلاقها في شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك
الحديث واجب ہے عورت پر وقایۂ مدت کا جس قدر اجرائی باقی جاوے
اگر بعد اجرائے صیغہ و جمع شرائط کے موافقت تا انقضائے مدت متروک
رہی اس صورت میں جو اجرہ قرار پائیگا لازم ہوگا ادا اسکا خواہ موافقت
اُس مدت میں واقع ہو خواہ نہ ہو اور انفکاک متعہ میں طلاق ضرور نہیں بدون
طلاق کے بعد انقضائے مدت کے علیحدہ ہو جاوے گی چنانچہ مروی نسبت بروایت
محمد بن اسمعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت له الرجل يتزوج
المرأة متعة سنة او اقل او اكثر قال اذا كان شيئاً معلوماً الى اجل معلوم
قال قلت وتبين بغير طلاق قال نعم **فائدہ** عرض کرتا ہے خاکسار کہ
مفہوم اکثر احادیث و احکام فقہا کا یہہ ہے کہ وضع نا اجرہ بقدر مدت
ترک موافقت جایز ہے چنانچہ رکن چہارم ذکر مہر میں بیان ہوگا معہ انتہ
گمان نہ ہو کہ ان دونو مسئلوں میں تعارض واقع ہے زیرا کہ حکم ادائے اجرت
مدت ترک موافقت کا اُس صورت میں ہے جو ترک بحالت اختیاری مثل عدم
کے یا بحالت اضطراری مثل مرض یا حبس کے منجانب شوہر واقع ہو اور حکم
وضع اجراہ اُسی صورت میں کہ بحالت اختیاری بدون اضطراری مثل نشوز
منجانب زن کی ظہور میں آوے چنانچہ متع وضع مدت حیض کا دلیل صریح
ہے **رکن چہارم** مہر ہے یہہ شرط ہے عقد متعہ میں کہ مقرر کیا جاوے
بدون تقرر مہر کے عقد باطل ہوگا بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں اگر تعیین نہ ہو
تو مہر مثل قرار پاویگا نکاح باطل نہ ہوگا نیز شرط یہہ ہے کہ مہر ملک اس شخص کی
ہو جو نکاح کرتا ہے اور قبضہ میں اُس کے ہو یعنے تا کہ اُس کے پاس موجود ہو نہ مثل
اس کے کہ اس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو اُس قرضہ کو جو مہر میں حوالہ منکوحہ

کردے نیز شرط ہے کہ مہر میں کسی طرح کا اہمال نہ ہو یعنے معلوم ہو ساتھ وزن کے
یا کیل کے یا عدد کے یا وصف کے یا معلوم ہو ساتھ مشاہدہ کے مثل وزن
جو کے اسقدر پیمانہ فلاں جنس کا یا عدد میں اسقدر روپیہ یا فلانی قسم کا لباس
یا یہہ اسپ یا رخت جو روبرو ہے مقدار مہر کے شرع میں معین نہیں ہے خواہ کم ہو
خواہ زیادہ حتّٰی کہ یکمشت جو یا خرما وغیرہ اجناس لیکن شرط ہے کہ قیمت اُس جنس
کی ہو سکے اور لازم ہے ادا کرنا مہر کا ساتھ عقد کے غیر ماجل یعنے نقد دی بخلاف
نکاح دوام کے کہ اُس میں مہر ماجل یعنے دوسرے وقت مہر ادا کیا جاوے اور
غیر ماجل بھی اگر شوہر قبل از دخول مدت معین منکوحہ کو بخشدے تو واجب ہوگا ادا کرنا
نصف مہر کا اگر بعد دخول کے بخشے تو تمام مہر قرار پاویگا مگر ساتھ شرط وفائے مدت
کے منجانب زن کی سے اگر بعض مدت میں دخول کیا ہو تو اُسی قدر مدت کا مہر
کل مہر میں سے ادا کرنا واجب ہے باقی کو مختار ہے چاہے ادا کرے چاہے
وضع کرے لیکن ایام حیض وضع نہیں کر سکتا چنانچہ مرویست بروایت عمر
بن حنظلہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتزوج المرأۃ شہرا بشی
مسمی فتاتی بعض الشہر ولا تفی ببعض قال یحبس عنها من صداقها
مقدار ما احتبست عنک الا ایام حیضها فانها لها اگر بعد عقد کے فساد
نکاح ظاہر ہو اس کی کہ وہ عورت صاحب زوج ہو یا خواہر زوجہ سابق ناکح کی
یا مادر اُس کی زوجہ کی ہو مثل اس کے کوئی امر موجب فسخ کا ہو اگر یہہ فساد
قبل از دخول ظاہر ہوا ہو دریں صورت مہر کا دینا لازم نہیں اگر ادا کر دیا ہو واپس
لینا لازم ہے اگر بعد دخول کے ظاہر ہوا ہو اور عورت مہر لے چکی ہو اُس کا واپس
لینا نہیں لازم اس صورت میں اگر بعض مہر ادا کر دیا ہو اور بعض باقی ہو تو
جو کچھ لے چکی ہے وہ حق اُس کا ہے جس قدر باقی ہو اُس کا مطالبہ نہیں کر سکتی
چنانچہ مرویست بروایت حفص بن البختری عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال اذا بقی علیہ شیء من المہر وعلم ان لها زوجا فما اخذ نسیته

فلها ما استحل من فرجها ويحبس عليها ما لم يبعث بها ... اور جایز ہے ایک عورت سے کئی دفعہ متعہ
کرنا خواہ بطریق ایزاد مدت کے خواہ بعد تمام ہونے مدت از متعہ دیگر شخص ... مرویست بروایت ...
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تکون متعة الا بامرين اجل مسمى واجر مسمى و بروایت
زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل يتزوج المتعة وينقضي شرطها ثم يتزوجها رجل آخر حتى بانت
منه ثم يتزوجها الاول حتى بانت منه ثلاثا وتزوجت ثلثة ازواج يحل له ان يتزوجها قال نعم كم شاء
ليس هذه مثل الحرة هذه مستاجرة وهي بمنزلة الاماء — مسئلہ اگر کسی شخص
نے بعد متعہ یعنی اجرائے صیغہ کے مدت متعہ زن ممنوعہ کو خواہ قبل از دخول خواہ بعد
از دخول معاف کر دی ہو بعد معاف کرنے مدت ... کے پھر رجوع کرنا اسکو جایز نہیں ہے
مدت میں جو لیل کی ہے چنانچہ مرویست بروایت علی بن رئاب قال کتبت الیه اسئله عن رجل
تمتع بامرأة ثم وهب لها ايامها قبل ان يفضي اليها او وهب لها ايامها بعد ما افضى اليها
هل له ان يرجع فيما وهب ... فوقع لا يرجع — متعہ میں شہادت و اعلان
کچھ ضرور نہیں البتہ مستحب ہے واسطے رفع اشتباہ فجور کے اور کافی ہے شہادت متعہ
میں واسطے رفع اشتباہ ... بروایت
مغیرہ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام ... قال يحل ...
... متعہ ... وارث پانا ترکہ زوج میں ... زوجہ کو ... زوجہ ... زوج کو ثابت نہیں
مگر در صورتیکہ وقت نکاح کے موارثت کے شرط ... نکاح دوام کے کہ اس میں
واسطے موارثت کے ضرورت شرط ... نکاح و بقاء آن تا حیات کافی
ہے موارثت کے واسطے چنانچہ ... مرویست بروایت ... عن ابی الحسن الرضا
علیہ السلام قال تزویج المتعة نکاح بمیراث و نکاح بغیر میراث ان اشترطت کان
وان لم تشترط لم یکن ... بندہ عرض کرتا ہے ... شیخ طوسی علیہ الرحمة
کے نزدیک نفی توارث لوازم متعہ میں سے ہے ... شرط توارث کے ...
شرط ... ارث سے ثبوت توارث ... استبصار ... واختلاف الاخبار
میں فرمایا ہے لان الوجه فيما ... بينهما سواء ... الميراث ...



Presented by Ziaraat.Com

لان هذه الاحکام الازمة فی العقد فی التوارث وانما یحتاج ثبوت المیراث الی شرط

پس تمام پر تصریح اس امر کی ہونی ضرور ہے کہ اطلاق زوجہ [illegible]

موقوف نہ پڑے [illegible] سے جیسا کہ [illegible] قرائن سے متبادر ہے [illegible]

منکوحہ متعہ یا اجل یعنی دوام کے [illegible] واضح ہو کہ لغت [illegible]

اور زوج بمعنی جفت [illegible] کی بمعنی [illegible] کے اور اصطلاح فقہا میں [illegible]

[illegible] اسی جہت سے جو تصرف زوج [illegible] ان احکام

شرعیہ کے موافق [illegible] لفظ زوجیت کا اس پر اطلاق نہیں پایا [illegible]

[illegible] علت عدم توارث منکوحہ موقت کے وقوع قطع تعلق کا ہے

[illegible] اختیاری [illegible] کہ وہ [illegible] اختیاری [illegible]

یا بعد میں اتفاقاً واقع ہو مثال اول کی [illegible] مثال ثانی کی طلاق

و خلع ہے ہرچند موت بھی سبب قطع تعلق [illegible] بوجہ غیر اختیاری ہونیکے موجب

منع ارث کا نہیں ہو سکتی منع ارث کے واسطے [illegible] قطع تعلق کا اختیاری ہونا شرط

[illegible] نکاح دوام میں سبب اختیاری قطع تعلق [illegible] بعد عقد نکاح کے

[illegible] واقع ہوا ہے شارع نے منع ارث کو [illegible] اسی جہت سے بعد وقوع سبب کے

تجویز کیا ہے اور نکاح متعہ میں سبب اختیاری قطع تعلق یعنی [illegible] انقضائے

مدت متعہ [illegible] مد نظر ہوتا ہے شارع نے منع ارث کو اس نکاح میں قبل عمل

تجویز کیا ہے اس وجہ سے کہ سبب قطع تعلق [illegible] قبل از مناکحت [illegible]

اولاد [illegible] لاحق ہوگی صاحب فراش ہی یعنی ناکح کے ہرچند وقت عقد

کی شرط عدم لحوق کی [illegible] اور عزل بھی عمل میں آوے باوجود شرط عدم لحوق و عزل

ورثہ باپ کی ترکہ پدری سے مستحق ہوگا بوجہ عدم لزوم شرط کے بعلت بطلان اس شرط

زیراکہ یہ شرط خلاف احکام شرعیہ کے ہے جو امر کہ خلاف شرع کے ہوتا ہے باطل ہے

شرط باطل نافذ نہیں ہوتی [illegible] روایت مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سے

حدیث فی المتعہ قال قلت ارأیت ان حبلت [illegible] قال هو ولده [illegible] ایضاً اسمعیل بن بزیع

قال سال رجل ابو رضا علیہ السلام وانا اسمع عن الرجل یتزوج المراۃ متعہ ویشترط علیہا ان لا یطلب
ولدھا فتاتی بعد ذلک بولد فینکر الولد فشدد فی ذلک قال یجحد وکیف یجحد اعظاما لذلک
قال الرجل فان اتہمہا قال لا ینبغی لک ان یتزوج الا مومنۃ     عدہ متعہ کا حمل و
پنج روز ہیں یعنے اگر زن بعد انقضای مدت متعہ کے دوسرا متعہ دیگر شخص کے
ساتھ کرنا چاہئے تو لازم ہے اسکو چہل و پنج روز کا عدہ رکھے بعد عدہ کے متعہ
دوسرا کرے اس وجہ سے کہ عدہ طلاق زن آزاد مستقیمۃ الحیض تین مہینہ ہیں یا
تین [illegible] اور عدہ کنیزان اوس کا نصف اوس کا ہے پس زن ممنوعہ مثل کنیز کے
متصور ہے ایسے احکام میں عدہ بھی اوس کا مساوی عدہ کنیز کے ہونا لازم ہے
چنانچہ مرویست بروایت زرارہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال ان کانت تحیض فحیضۃ
وان کانت لا تحیض فشہر ونصف ایضا بروایت ابی عمیر [illegible] ابی الحسن الرضا علیہ السلام
قال قال ابو جعفر علیہ السلام عدۃ المتعۃ خمسۃ واربعون یوما والاحتیاط خمسۃ واربعون
لیلۃ اگر مرد بعد عقد متعہ کے فوت ہو جاوے مدت متعہ میں [illegible] تو عورت
کو لازم ہے عدہ وفات یعنی چار ماہ دس روز ہیں اور عدہ وفات آزاد وکنیز میں
تفاوت نہیں دونوں مساوی ہیں چنانچہ مرویست بروایت عبدالرحمن بن الحجاج
قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن المراۃ یتزوجہا الرجل متعۃ ثم یتوفی عنہا ہل علیہا
العدۃ فقال تعتد باربعۃ اشہر وعشرا     نفقہ و سکنی زن ممنوعہ کا مرد پر واجب نہیں علی ہذا القیاس
بھی مستثنی ہے بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں نفقہ و سکنی و قسمت واجب ہے مرد پر بشرط تمکین وعدم نشوز
چنانچہ مرویست بروایت ہشام بن سالم عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی حدیث فی المتعۃ قال ولا نفقۃ ولا عدۃ
علیک [illegible] عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی المتعۃ [illegible]
طلب والیک ولا عدۃ لک علیہا     عزل زن متمتع بہا کا جائز ہے [illegible]
زن منکوحہ کے کہ عزل زن ناجائز ہے چنانچہ مرویست بروایت محمد بن
مسلم قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن العزل فقال ذاک الی الرجل یصرفہ حیث
شاء     جائز ہے تجدید متعہ کا بدون انتظار عدہ کے متعہ کرنیوالے کو

زن ممنوعہ کے ساتھہ چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن ابی نجران و احمد بن ابی نصر
قال لا باس ان تزیدک و تزیدها اذا انقطع الاجل فیما بینکما تقول لها استحللتک باجل آخر
برضا منها ولا یحل ذالک لغیرک حتی تنقضی عدتها و بروایت ابی ... اجایزوج الرجل المراۃ متعۃ کان ...
علیها عدۃ لغیرہ فاذا اراد هو ان یزوجها لم یکن علیها عدۃ یزوجها اذا شاء جائز ہے ایک عورت سے کئی مرتبہ
متعہ کرنا زن ممنوعہ بعد سیوم مرتبہ کے حرام نہیں ہوتی مثل نکاح کے کہ بعد تین مرتبہ
کے نکاح ایک شوہر سے پھر حرام موبد ہو جاتی ہے و مرویست بروایت از زرارہ
عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعۃ و ینقضی شرطها یزوجها رجل آخر حتی
بانت منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلثا و تزوجت ثلثۃ ازواج یحل للاول ان یتزوجها
قال نعم کم شاء ... ... هذه مثل الحرہ هذه مستاجرہ وهی بمنزلۃ الاماء و بروایت علی بن الحکم
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یتمتع من المراۃ المرات قال لا باس یتمتع منها ما شاء
... اگر زن بالغہ رسیدہ متعہ کرے ولی اسکے ان کو اعتراض لازم نہیں ہر چند باکرہ ہو
چنانچہ مرویست بروایت سعدان بن مسلم عن رجل ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بتزویج
البکر اذا رضیت بغیر اذن ابیها ایضا باسنادہ عن ابی سعید عن الحلبی قال سألته عن التمتع من البکر اذا کانت
بین ابویها بلا اذن ابویها قال لا باس ما لم یقتض ما هناک لتعف بذالک اور بعض روایت سے
کراہت جواز متعہ میں باکرہ سے بدون اذن باپ اسکے کے ثابت ہے چنانچہ بروایت
ابی نصر عن الرضا علیہ السلام قال البکر لا یتزوج متعۃ الا باذن ابیها و بروایت حفص بن البختری
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یتزوج البکر متعۃ قال یکرہ للعیب علی اهلها عرض کرتا ہے مولف
کہ مفہوم ان دونوں حدیثوں میں کچھہ تعرض نہیں مآل ان دونوں کا واحد ہے ہر چند تلفظ میں
اندک تفاوت ہے اور روایت ہی انکی تفقہ میں مگر محمد بن احمد مخدوش ہے اس مقام پر
مخدوش ہونا اسکا کچھہ قادح مقصود نہیں ہے آخر دعوانا الحمد للہ العلی العظیم علی نعمائہ العمیم
و افضالہ الجسیم و نصلی علی محمد و آلہ الکریم قد فرغت من تسوید هذه المسودۃ تاسع من الصفر من
... ... ... من هجرۃ النبی ... علی مهاجرها ...

دستخط

# اجــــــــازہ

مؤلف رسالہ ہذا کو جو منجانب علمائے عصر حاصل ہے

بنا بر اظہار وثوق اعتبار مولف شامل طبع

رسالہ ہذا کر دیا معہ ترجمہ کی بزبان اردو

تاکہ بینندگان رسالہ ہذا احوال

مصنف سے مطلع ہو کے

رسالہ ہذا کو مستند

سمجھیں

بِسْــــــــمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الصَّلٰوۃَ مِعْرَاجًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَتَقَرُّبًا

جمیع حمد ثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جس نے گردانا نماز کو معراج واسطے مومنین کے اور نزدیکی واسطے

لِّلْمُتَّقِیْنَ وَاِقَامَتَهَا بِالْجَمَاعَةِ مِنْ اَفَاضِلِ سُنَنِ الدِّیْنِ وَقَدْ اَشَارَ

پرہیزگاروں کے اور قائم کرنا نماز کا ہمراہ جماعت کے بزرگترین سنتہائے دین ہے بھی تحقیق اشارہ کیا ہے

اِلَیْهَا سُبْحَانَهٗ فِیْ کِتَابِهِ الْمُبِیْنِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَارْکَعُوْا مَعَ

طرف اُس امر کے اللہ پاک نے کتاب اپنی میں جو روشن ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے یعنے نماز پڑھو تم ساتھ

الرَّاکِعِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهٖ

نماز پڑھنے والوں کے اور درود اور سلام نبی ہمارے پر جو افضل مرسلین کے ہے اور آل انکی

الْبَرَرَةِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ صَلٰوۃَ الْجَمَاعَةِ

پرہیزگار اور طیب اور طاہرین بعد حمد و صلواۃ کے پس تحقیق نماز جماعت کی

وَصَلَتْ فِی الْاِشْتِهَارِ اِلٰی حَدٍّ لَّا یَکَادُ یَخْفٰی عَلٰی اُولِی الْاَبْصَارِ

پہنچی ہے شہرت میں طرف ایک حد کی کہ نہیں رہی پوشیدہ صاحبان بینائی پر

ثُمَّ لَا یَعْزُبُ عَنِ الْاِخْوَانِ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِی الْمَعْصُوْمِیْنَ

بعد ازاں پوشیدہ نہیں برادران دینی سے اور دوستان آئمہ معصومین

المتمسك بإتيان الصالحات الحسيب النسيب الأمجد المتوقد

کمر بستہ ہیں ... بتحقیق سید صاحب نسیب و صاحب حبیب صاحب حسب افروختہ کردہ شدہ

الأديب الأريب ذي الطبع الناقد والذهن الوقاد الكامل

صاحب ادب ... صاحب طبع روشن اور صاحب ذہن ارشاد ...

في جميع العلوم الدينية والراسخ في دراسة المعارف اليقينية

غوطہ زن علوم دینی اور چند دریا غوطہ زن معارف یقین کا

الموفق من المولى الجليل المتعال للخيرات والاعمال الصالحة ...

توفیق دادہ شدہ توفیق دینے والا بزرگ و بلند سے واسطے نیکیوں کے امور ... میں سے اور نیک

من الاعمال المجتهد في تحصيل مرضاة الله الخالق

عملوں میں سے ہمیشہ کوشش کرنے والا حاصل کرنی خوشنودی ... خدا آفرینندہ کے

العاكف في محاريبه بالليل والنهار سلالة الفضلاء الكرام

نشستہ جائے عبادت اپنی میں شب و روز برگزیدہ فاضلوں بزرگوں کا

نخبة النجباء العظام نخبة امناء الزمن المكرم ...

برگزیدہ نجیبان بزرگ کا بزرگ امینان زمانہ کا صاحب و صاحب بزرگی

جناب السيد محمد حسن رقاه الله المتعال الى ذروة الاعلى

جناب سید محمد حسن بلند کرے انکو اللہ تعالیٰ طرف بلندی ...

ووقاه حوادث الليل والنهار بالنبي صلى الله عليه وآله

نگاہ رکھے حادثات روز و شب سے بطفیل نبی درود اللہ کا آپ پر و آل

عليهم الصلوة خير آل فلما ظهر لي من حاله ...

ان کی پر درود جو بہتر ہیں ... بتحقیق ... ظاہر ہوا ...

الاثار واخبار بعض الاخيار اتصافه بالصفات الحميدة ...

اور خبر دینی بعض ... سے موصوف ہونا اُس کا ساتھ ...

استجماعه للمناقب الحسنة والصفات ...

... اور صفات ...

والاخلاق الکریمہ والفضائل السنیۃ فہو المجاز فی امامۃ الجمعۃ

اور اخلاق بزرگ کے اور فضیلتاں محکم کے پس وہ مجاز ہے قائم کرنے نماز جمع

والجماعات وان یؤم من اراد الاقتداء بہ فی فرائض الصلوٰۃ واوصیہ

اور جماعت کا اور یہہ کہ امام کریں اسکو جو کوئی چاہے پیروی اسکی فرائض نمازمیں اور نصیحت

بما اوصی منہ التقوی وانہا ھی العروۃ الوثقی وعلیہ بمراعاۃ الاحتیاط

کرتا ہوں میں اسکو ساتھ ہمیشہ پرہیزگاری کی پس تحقیق پرہیزگاری جائے محکم ہے او اسپر ہے نصیحت ساتھہ رعایت کھیں احتیاط

فی کل باب فانہ یوجب الفوز والنجاۃ یوم یقوم الحساب اٰخر

ہر باب میں پس احتیاط واجب کرتا ہے پہنچے نجات کو روز قیامت کے پس آخر

دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبینا وآلہ

دعوی ہمارا یہہ ہے کہ تحقیق حمد ہے واسطے اللہ کے جو پروردگار عالم کا ہے اور درود اللہ کا نبی ہمارے پر اور ال

الطاہرین نمقہ العاصی الضعیف الراجی غفران اللہ

طاہرین کے اوپر لکھا اسکو گنہگار ضعیف امیدوار بخشش اللہ تعالی

القوی خادم الشریعۃ المصطفویۃ السید المصطفی المدعو

قوی سے خادم شریعت مصطفوی کا سید مصطفی مشہور

بمیر آغا النقوی

ساتھہ میر آغا کی تقوی

۸

| |
|---|
| سنہ ۱۲ ھ |
| سید محمد ہادی |
| ابن عمدۃ العلما |
| سید مصطفی |

خاتمہ رسالہ جو بنام نامی اسم گرامی علت موجبہ تحریر اس رسالہ کے اختتام پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل التوفیق اسباب المحبۃ وسہ ... راج

Presented by Ziaraat.Com

التصدیق والصلوٰۃ علےٰ خیر المرسلین الذی ھو باعث ایجاد والتکوین کما قال اللہ جل جلالہ لولاک لما خلقت الافلاک واٰلہ الطیبین الطاھرین الذین ھم الائمۃ المعصومین صلوٰاۃ اللہ علیھم اجمعین الیٰ یوم الدین ○

کہ درین زمان سعادت وفرحت توامان این رسالہ بحسن تائید رشید وامداد مفید شیر بیشہ شجاعت وفتوت مصارع میدان سخاوت ومروت متکی مسند ریاست وایالت صدر سریر حکومت وسیاست صاحب توفیق جزیل وقدر جلیل وضع جمیل ومراتب نبیل مجمع مجاہد رفعت واقبال کہف المومنین عماد الاسلام والمسلمین زبدہ عمائد دوران قدوہ اراشد زمان خان والاشان ذو وجیہ الامکان سلالہ اماجد اطیاب نواب مستطاب محمد احسن علیخان صاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ من افلاک الدوران صورت تحریر وتسوید پذیرفتہ بخوبی تمام واسلوبی مالا کلام باسم سامی ونام گرامی شان انجام واختتام یافت امید کہ مقبول نظر فیض اثر جناب ممدوح گردیدہ مفید ہر خاص وعام گردد۔ بالنبی واٰلہ الامجاد صلوٰاۃ اللہ علیہم

الیٰ یوم التناد

# تاریخ طبع و تالیف رسالہ

## منجانب منشی عبداللطیف صاحب ٹھیکہ دار متوطن قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور حال مالیر کوٹلہ

وصف کیا ہووے اُس کتابت کا
ہو مجول بھلا جو آیت کا

ہو سند میں جو آیت مصحف
کیوں نہ دعویٰ ہو شان و شوکت کا

آئی تو سامنے ذرا دیکھیں
زعم ہو جس کو اُس کی حرمت کا

گر نہ پاسنح میں ایسی آیت ہو
پھر ٹھکانا نہیں ہے خفت کا

یہہ مولف کا دیکھو حسن خیال
بیٹھی بٹھلائی کام ہمت کا

بے مشقت یہہ نص قرآنی
کام آساں ہوا ہے خلقت کا

جانی قرآن نہ مانی کوئی حدیث
قید مذہب نہ پاس ملت کا

آیا جو دل میں کہدیا فی الفور
وقت جاتا رہا ہے ہیبت کا

دیکھہ لو سیر کرکے دُنیا کی
نام بدنام ہے دیانت کا

ہو گیا ہے حلال جو تھا حرام
منع سے کام نکلے حلت کا

کار دُنیا میں ایسے ہیں مخبوط
خوف مطلق نہیں قیامت کا

اس رسالے کا جو مصنف ہے
مستحق ہو گیا ہے جنت کا

مسئلہ بھی کہیگا صاف وہی
جو کہ پابند ہے قناعت کا

آبرو اُس کی خاک میں ملجائے
ہو جو خواہاں یہاں کی رفعت کا

مت نہیں ہے تو جانور ہے وہ
آدمی ہووے تو کسی مت کا

Presented by Ziaraat.Com

جانے دے اسے لطیف یہ قصے — ذکر کر کچھ خدا کی نعمت کا
راستبازی میں زخم کھاتے ہیں — درجہ افزوں ہے کیوں شہادت کا
فکر تاریخ کی ہے تجھ کو لطیف — وقت آخر کے پہنچا نوبت کا
ہول کے سر کو کاٹ کر لکھ دے — ہے رسالہ منغمی حلت کا

۵ — ۱۳۱۰ھ

| ص | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۴ | الفجار | الفجار | ۹ | ۳ | حدیث مرجوع | حدیث مرجوح |
| ۲ | ۹ | ثبما استمتعتم | ثما استمتعتم | // | ۴ | ترجیح مرجع | ترجیح مرجوح |
| // | ۹ | النھاذ | النہار | // | ۲۰ | مراد اس حسین | برادر اسکا حسن |
| ۳ | ۱۴ | جبا کسی | جب کسی | // | ۲۳ | مخلیص | تخلیص |
| // | ۱۶ | معزوس | مفروس | ۱۰ | ۱۵ | مرد لبنت | مرد لبیت |
| ۴ | ۳ | مفقدمین | متقدمین | ۱۱ | ۱۸ | ناصبیہ | ناجبیہ |
| // | // | قابل التنسیخ نہیں ہیں | قابل التنسیخ نہیں ہے | ۱۲ | ۱۳ | مگر بابان زن | مگر باذن زن |
| // | ۹ | تجاری رواسی | اتفوا تمارت روا ہی | // | ۱۴ | بین الاحسین | بین الاختتین |
| // | ۱۰ | مضبوت ہیں | مضبوط ہیں | // | ۱۵ | مکرر ہی بدون | مکرر ہی بدون ضرورت |
| // | ۱۷ | متع | متعہ | // | ۲۰ | البرتابی المتنو | البرتابی المتنع من الیہودیۃ |
| // | ۲۲ | یہہ ابن عباس | یعنی ابن عباس | ۱۱ | ۲۱ | بدلک | بذلک |
| ۵ | ۶ | ثابت ہی | ثابت نہیں ہے | // | // | فالمہیۃ فلا | فالمہیۃ فال فلا |
| ۶ | ۲ | ستاذان | ستہ ذان | ۱۲ | ۴ | یقینی | یقینی |
| ۷ | ۲ | تفسیر کبیر اور منثور | تفسیر کبیر تفسیر در منثور | ۱۲ | ۲ | زردکسیہ | زردستیہ |
| ۷ | ۱۱ | حلوم | حلوا | // | ۱۳ | اشتہر الروایتین | اشتہر الروایتین |
| // | ۱۲ | مدالبس | تدالبس | // | // | بادن دلیلا | باذن دلیلا |
| ۸ | ۴ | اوسکے مضمون کی | اس مضمون کی | // | ۱۰ | فرمانی ہی | فرماتی تھی |
| ۸ | ۵ | سنقفی اللہ | سنقفی الیہ | // | ۲۰ | المروضہ | الزوجہ |
| ۷ | ۱۳ | مصنوت | مضبوط | // | ۱۴ | کرانی جوابان | کرانی ہیت جواز ہیں |
| // | ۱۴ | مدالبس | تدالبس | // | ۱۳ | ہوتی سی اتکی | ہوتا ہنی انکی |
| ۹ | ۶ | تفیص برسی | تفیض برسنی | // | ۲۱ | اشتہو المروایان | اشتہر الروایتین |
| ۸ | ۹ | متعہ فرمایا | منع فرمایا | // | ۱۲ | علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ | جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ |
| // | // | خدمت علمی | حضرت علی | ۱۳ | ۲ | کی نام | کی کا نام |

Presented by Ziaraat.Com

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | ۱۷ | تنبقیہ | بہ تقیتہ | ۱۳ | ۶ | او ہو نہنے ایسے سموم | اَو لَو ترک کا کو بھی سموم |
| رر | ۱۸ | عبیدنا | سیدنا | رر | ۷ | سئلت انا عبدالله | سئلت ابا عبد الله |
| رر | ۲۱ | استبلاف | ابتلاف | رر | ۷ | ومردو سروایت | و مروی بن بروایت |
| رر | ۲۳ | اہل بیبت | سنتہ اہل بیت | رر | ۹ | وو ذوات الازواج | و ذوات الازواج |
| ۱۳ | ۸ | عارفتہ | تارفہ | رر | ۱۵ | موافقت | موافقت |
| رر | ۱۷ | اجراہ اسی | اجرہ کا اوس | رر | ۱۷ | اجراہ اسی | اجرہ کا اوس |
| رر | ۱۱ | خذوات الازواج | فذوات الازواج | رر | ۱۸ | متنع | منع |
| رر | ۱۳ | بقول | بقول | ۱۶ | ۶ | تخودمی | تخودھیا |
| رر | ۱۵ | ان یتمتع بالمملوکۃ | ان یتمتع من المملوکۃ | رر | ۸ | بھی | بھی |
| رر | ۱۶ | فان اذ امنت | فان اذنت | رر | ۱۴ | لاتتقی | لاتفقی |
| رر | ۱۹ | فی یباح لہ اذا غاب | فہی مباح لہ اذا غاب عنہا | رر | ۱۵ | عمک الله ایام | عمک الله ایام |
| رر | ۲۱ | ابھی | ابھی | رر | رر | فالھنا لھا | فانہا لہا |
| ۱۴ | ۵ | ابن ابرہ | ابن زہرہ | رر | ۱۴ | ظاہر ہو سکے | ظاہر ہو سکتا کہ سکی |
| رر | ۴ | لولوتم | لولوثہم | رر | ۲۳ | علیہ سمت الکمور | علیہ سقیتا من الکھور |
| رر | ۸ | مسعودی سی | مسعودی ہی | ۱۷ | ۱ | مرحبا | فمرحبا |
| رر | ۱۰ | نسبت تبالین | نسبت تباین | رر | ۴ | ما قلت | فال قلت |
| رر | ۱۳ | عقد ہی | عقد ہی | رر | رر | جوزو نہ اجل اخر | ییزوجہا برجل آخر |
| رر | ۱۴ | سمور | مشہور | رر | ۵ | تحل الاول | تحل للاول |
| رر | ۱۹ | جوفا | بچہ نا کن | رر | ۹ | جو لعل کی ہی | جو پہلی کی ہی |
| رر | ۲۳ | منقعہ مرہ منہ | متعۃ عدۃ مبہمۃ | رر | رر | امسلہ | وامسلہ |
| ۱۸ | ۲ | تروجہا | تزوجہا | رر | رر | یسع | تمتع |
| رر | ۱ | وتترکات | وتترکت | رر | ۱۱ | لہا | لہا |
| رر | ۲ | متعت | متعتہ | رر | ۱۶ | مواریب | موارثت |

Presented by Ziaraat.Com

| صفحه | سطر | غلط | صحیح | صفحه | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۵ | ۴ | اجرائي | قرار | ۱۶ | ۲۰ | نسفرکلت | کشترکلت |
| ״ | ۵ | موافقت | موافقت | ۱۹ | ۳ | موهنه | موهبه |
| ״ | ۱۲ | اجراه | اجره | ״ | ۶ | خلائق | خلارق |
| ۱۹ | ۳ | کبیزان اوصاف | لبیز اسس او صاف | ״ | ۱۱ | الاحسبا | والاحتیاط |
| ״ | ۱۹ | ولاافحم لکشالا | لاافحم لاکشالا | ״ | ۲۳ | بعشرونبت | بعشره حیث |
| ۲۰ | ۲ | تربلکات ضربیرها | تزیدکات تزبیرها | ۲۰ | ۱۰ | المراث | الفرانت |
| ״ | ۳ | عدلها | عدتها | ״ | ״ | سمع مهاماسا | یمتنع منها ماشا |
| ״ | ۱۱ | منع کری | منعه کرتی | ״ | ۱۳ | افدار وحنت تغیراذن | اذا رضیت بعوافی زان الوبها |
| ״ | ۱۳ | ببین لعبالون البوالها | وبوتبها اذن البوسها | ״ | ״ | نعص | نقیض |
| ״ | ״ | لسف | لتعف | ״ | ۱۷ | للعیب | للعیب |
| ״ | ۱۵ | تعفه | تعفه | ״ | ۲۲ | بعد الثلث وانعف | وثلث ثمه بعد الالف |
| ۲۴ | ۸ | مجابیر | مهامیر | ״ | ۱۰ | سمعف | شموش |
| | | | | | | | |
| | | | تمام شد غلط نامه | | | | |

# اعلان

جمیع حقوق اس رسالہ کی محفوظ ہیں

جس صاحب کو مطلوب ہو مطبع گلزار ابراہیم

کوٹلہ مالیر ضلع لودہانہ سے طلب فرمالیں

Presented by Ziaraat.Com